278

نوحہ

ہائے ظالماں نے میرے ویر نوں مار مکایا
ساڈا پردہ رولیا وِچ گلیاں سر ننگے شام پھرایا

خنجر جو چلا زینبؑ نے کہا ہائے بابا
پردیس میں زینبؑ لُٹ گئی ہے بھائی کا نہیں ہے سایا

میں چند قدم سے دور نہ تھی بھائی پہ چلی جس وقت چھری
میں ہاتھوں کو ملتی ہی رہی ظالم نے رحم نہ کھایا

وہ خشک گلا وہ کُند چھری چلتی تھی کبھی رُکتی تھی کبھی
جب سانسیں ٹوٹنے لگی تھیں عباسؑ بہت یاد آیا

دن چڑھیا شاماں پے گئیاں اِک میں دکھ سین نوں رہ گئیاں
ہویا چارے پاسے ہنیرا اے اج ویر حسینؑ نئیں آیا

عباسؑ کے غم میں ٹوٹی کمر اکبرؑ کی جدائی دردِ جگر
تھی دل میں یاد سکینہؑ کی اس یاد نے خون رُلایا

تتی ریت وی تپ کے لال ہوئی اودی بچڑی ویکھ بے حال ہوئی
بند پانی کر کے ظالموں نے سوکھے حلق تے خنجر چلایا

اصغرؑ کا لہو چہرے پہ ملا جیسا تھا وضو ویسا سجدا
ناناؐ کے طولِ سجدے کا بھائی نے قرض چکایا

جب گھر سے چلے کچھ بھی نہ کہا گھوڑے سے گرے کچھ بھی نہ کہا
خنجر کے تلے جب ہونٹ ہلے تب نام میرا دہرایا

بوئے صبر دے صابر کھول دِتے وِچ خاک دے موتی رول دِتے
اے اوس نبیؐ دا نواسہ اے جدی کملی دا جگ تے سایا

جس وقت لڑائی ختم ہوئی وہ منظر میں نہ دیکھ سکی
ہر لاش کا وارث آ پہنچا پامال ہوا اِک لاشہ

جلتے ہوئے خیموں میں جا کر عابدؑ کو دیا پرسا میں نے
میں تنہا رہ گئی پاس مرے پرسے کو کوئی نہ آیا

اب آئے نجف سے اے باباؑ جب لُٹ گیا بیٹی کا پردہ
اماں کی قسم غازیؑ کی قسم دڑّا ہے ابھی تو کھایا

جاویدؔ اے جگر بتولؑ دا اے اے کنبہ پاک رسولؐ دا اے
نا مارو ظالمو شرم کرو اے شیر علیؑ دا جایا

ریحانؔ حیا کی ملکہ کو نہ چین ملا زندان تلک
تب چین ملا جب زنداں میں مجلس کا فرش بچھایا